ZAHID
e notes

اسلامیات (لازمی)

9th

موضوعاتی مطالعہ

تفصیلی سوالات

For More notes of 9th all subjects, visit our websites>>>>

www.zahidenotes.com

www.zahidenotes.com

1۔ قرآن مجید(تعارف، حفاظت ، فضائل)

سوال نمبر1: قرآن مجید کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: قرآن مجید کا مختصر تعارف:

قرآن کا لفظ "قراۃ" سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے پڑھنا لہٰذا قرآن کا لغوی معنی یہ ہوا کہ وہ کتاب جو بار بار پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک قرآن کا معنی ملانا اور جمع کرنا بھی ہے جس کا مفہوم یہ ہوا کہ قرآن مجید اپنے اندر بہت سے علوم و فنون جمع کیے ہوئے ہے جبکہ شرعی اصطلاح میں قرآنِ مجید سے مراد ایسی کتاب ہے جو نبی کریم پر نازل کی گئی ہے اور نماز میں اِس کی تلاوت کی جاتی ہے۔

زمانہ نزول:

قرآنِ مجید کے نزول کا آغاز مکہ کی مشہور غار "حرا" سے ہوا سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات رمضان المبارک میں نازل ہوئیں اُس کے بعد یہ سلسلہ تقریباً تیئس سال تک جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذہنی رہنمائی اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے قرآنِ مجید اتارا گویا کہ قرآنِ مجید قیامت تک انسانیت کی مکمل رہنمائی اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

محفوظ کتاب:

قرآنِ مجید سابقہ کتب سماویہ کی تصدیق والی کتاب ہے اور اُن کی تعلیمات کی محافظ اور نگہبان بھی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پچھلی امتوں کے لیے بھی انبیاء مبعوث فرمائے تھے اور ان میں سے بعض پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں۔ لیکن ان انبیاء کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ۔ (المائدہ: 48)

ترجمہ: اور تمھاری طرف ہم نے یہ کتاب نازل کی ہے۔ یہ حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتابیں آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيْمِنٌ کہنے کا مطلب یہ ہے کے ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انھیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سر نو

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مُهَيْمِنٌ کہنے کا مطلب یہ ہے کے ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انھیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سرِ نو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر2: قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ بیان کیجئے؟

جواب: حفاظتِ قرآن حکیم:

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی طرف نازل کردہ آخری کتاب ہے اور اِس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نے لیا ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ (الحجر: 9)

ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے اور ہم خود اِس کے محافظ ہیں۔

قرآنِ مجید کی اِس آیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں واقعتاً قرآنِ مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہی فرما رہی ہے کیونکہ عرصہ دراز گزرنے کے باوجود قرآن کے الفاظ زیر و زبر اور شد و مد میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا ہے۔

حفظ و تلاوت:

نبی کریم ﷺ پر قرآنِ مجید ایک بار اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً تئیس سال کے عرصہ میں نازل ہوا اور آپ ﷺ تھوڑا تھوڑا حفظ کرتے جاتے اور صحابہ کرامؓ سے لکھواتے بھی جاتے اور یہ بھی ساتھ فرما دیتے تھے کہ اِس آیت کو کس سورت کی کس آیت کے آگے لکھنا اور پھر ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ بھی حفظ کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بے شمار صحابیات کو بھی مکمل قرآنِ مجید حفظ تھا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قرآن کریم کو محفوظ کرانا:

آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کرا دیا۔ آیات کی

www.zahidenotes.com

آپ ﷺ کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یکجا کرا کے محفوظ کرا دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہد میں قرآنی نسخہ جات کی تیاری:

حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اِس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ بھجوا دیا۔ اِس طرح قرآنِ مجید مکمل محفوظ ہو گیا۔ اور اِس کے بعد ہر دور میں لاکھوں کی تعداد حفاظ موجود ہیں جن کے سینوں میں قرآن مجید محفوظ ہے۔

سوال نمبر 3: فضائل قرآن پر نوٹ لکھیے؟

جواب: فضائل قرآن مجید:

قرآن مجید کے بے شار فضائل ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

شک سے بالاتر کتاب:

قرآنِ مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جس میں دی ہوئی معلومات یقینی اور حقیقت پر مبنی ہیں اور اِن میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ فرقانِ الٰہی ہے "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جامع تعلیمات:

قرآنِ مجید اپنی تعلیمات کے لحاظ سے انتہائی جامع مانع کتاب ہے کیونکہ عبادات و ریاضت، اخلاقیات، تاریخی واقعات اور دعائیں وغیرہ سب اس میں موجود ہیں۔

دنیا و آخرت کی کامیابی:

یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں دنیا اور آخرت میں کامیابی کی ضمانت دی گئی ہے۔

www.zahidenotes.com

قرآن مجید کی فضیلت:

قرآن حکیم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح یہ کلام تمام کلاموں سے بہتر ہے، اسی طرح وہ انسان بھی سب انسانوں سے بہتر ہے جو خود بھی اس کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں کو بھی سکھائے۔ ارشاد نبوی ہے:۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں:

زیادہ مقدار میں نیکیاں حاصل کرنے کے لئے ہمیں قرآنِ مجید کی تلاوت کرنی چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قرآنِ مجید کے ایک حرف کی تلاوت کرنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔

2۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت واطاعت

سوال نمبر 1: اللہ تعالٰی کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالٰی سے محبت:

اللہ تعالٰی کی محبت سے مراد ہے کہ اس کے احکام کو دِل سے تسلیم کیا جائے۔ اسی لیے فرمایا ہے کہ:۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ۔ (البقرہ: 165)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لے آئے وہ اللہ تعالٰی سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔

تکمیل ایمان:

ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس عمل میں محبت کی کار فرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کے اللہ سے محبت کی جائے۔

سوال نمبر 2: رسولِ اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت:

اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جا سکتا ہے مگر اِس کا ثبوت کیسے دیا جائے۔

یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہو گا اللہ تعالیٰ کا اکرم ہے کہ اِس نے خود اِس کا راستہ بتا دیا ہے۔ ارشاد ہوا۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (آل عمران: 31)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اسوۂ رسول ﷺ:

محبت الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضرور ہوتا ہے وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے اس لئے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (النساء: 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اِس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کر لیں۔

اطاعت اتباع کی عملی شکل ہے اس سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

سوال نمبر 3: قرآنِ کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: قرآنِ کریم کی روشنی میں ختم نبوت:

حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لئے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی کہ ارشاد ہوا:۔

www.zahidenotes.com

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (مائدہ: 3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

اسلام ایک مکمل دین / خاتم الانبیاء ﷺ:

دین مکمل نعمت مکمل اور اسلام پر رضائے الٰہی کا واضح اظہار رسول اکرم ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے۔ اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی اس لئے کہ احکام الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوہ رسول ﷺ کو تا ابد مشعل راہ بناتا ہے اور پیغام الٰہی کو اپنا دستور حیات سمجھنا ہے کہ یہ انسانیت کے لئے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو مرکز آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ قبل انبیائے اکرام علیہم السلام علاقوں قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لئے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے اب آپ ﷺ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا ایک مرکز ایک اسوہ ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی کو وحدت آشنا کر دیا قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف: 158)

ترجمہ: فرمادیجیے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ اور یہ کہ:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔ (الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔

www.zahidenotes.com

3۔ علم کی فرضیت و فضیلت

سوال نمبر1: قرآن کی روشنی میں علم کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: علم کے معنی:

علم کے معنی جاننا۔ آگاہ ہونا یا واقفیت حاصل کرنا ہے جبکہ علم کا شرعی معنی یہ ہے اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں جو احکامات اور ہدایات دی ہیں۔ ان کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں پوری طرح جاننا علم کے بارے میں قرآن کریم کے درج ذیل نکات زیادہ اہم ہیں۔

پہلی وحی:

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو پہلی وحی نازل کی اس کے پہلے لفظ میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے:۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ۔ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔

(العلق: 5-1)

ترجمہ: اپنے پروردگار کے نام لے کر پڑھیے جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھیے کہ آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔

اللہ کا احسان:

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار احسانات کیے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم عطا کیا ہے جس کا ذکر سورۃ العلق کی آیت نمبر 5 میں کیا گیا ہے۔ علم انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جو اسے باقی تمام مخلوقات سے ممتاز کر دیتی ہے۔

www.zahidenotes.com

خلیفہ:

علم کی بدولت ہی انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ یعنی نائب بنا۔ اور تمام فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ گویا علم انسان کی عظمت کی بنیاد ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ:۔

(إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً)

یعنی میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

آپ ﷺ اپنے علم میں اضافے کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے:۔

(رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا)

ترجمہ: میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

اشرف المخلوقات:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا۔ یہ وہ نعمت ہے جس میں دوسری کوئی مخلوق انسان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس سے تمام مخلوقات پر انسان کی برتری ثابت ہوتی ہے۔ اسی لئے ازاں ان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔

سوال نمبر2: احادیث کی روشنی میں حصولِ علم کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟

جواب: حصولِ علم کی اہمیت:

مسلمانوں کو علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ قرآن نے دین کے بنیادی احکام کے ساتھ ساتھ دنیاوی فلسفہ، تاریخ، غذا، غذائیت اور سائنس علوم پر غور و فکر کی بھی دعوت دی ہے۔ رزق حلال بھی اِسلام کا تقاضا ہے۔ اِس لیے مومن کو معاشی علوم و فنون سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ بندۂ مومن کی عبادت کا مقصد تقویٰ اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ (الفاطر: 28)

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

حصولِ علم رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں:

یہ بھی ضروری ہے کہ جو علم حاصل ہوا ہے۔ اسے آگے پھیلایا جائے۔ دیے سے دیے کو جلایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

www.zahide

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

ترجمہ: مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچا دو، اس کی تبلیغ کرو۔

اسی طرح آخری حج کے موقع پر ارشاد فرمایا:۔

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

ترجمہ: جو حاضر ہے وہ اس تک میری یہ تعلیم پہنچا دے جو یہاں نہیں۔

اور پھر حصول علم کیلئے عمر بھر کے لئے کوئی قید نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ماں کی گود سے قبر میں اترنے تک حصول علم جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ فرمانِ رسول ﷺ ہے:۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ

ترجمہ: ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو۔

مزید یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا حتی کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

سوال نمبر3: قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجیے؟

جواب: علم کا مفہوم:

علم کے معانی جاننا اور آگاہ ہونا کے ہیں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں جن میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں ارشاد ہے "اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا پڑھیے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جو وہ نہیں جانتا تھا۔

حدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

اِس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ طلب علم میں ہرگز کوتاہی نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ روزانہ صبح و شام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کی درخواست کرتا ہوں۔

www.zahidenotes.com

قرآن کی روشنی میں علم کی فضیلت:

علم و عظمت و سربلندی کا ذریعہ:

علم عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ (الزمر: 9)

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں۔

جو لوگ نورِ ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں اُن کے بارے میں فرمایا ہے۔

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔

(المجادلة : 11)

ترجمہ: یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اللہ اُن کے درجات بلند فرمائے گا۔

علم کی مجلسیں:

ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ نے مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں ایک حلقہ ذکر تھا اور دوسرا حلقہ علم آپ ﷺ نے دونوں کی تعریف فرمائی اور پھر علم کی مجلس میں شریک ہو گئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جب جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو تو اُن سے جی بھر کر فائدہ اٹھاؤ صحابہ کرامؓ نے پوچھا جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟

فرمایا: علم کی مجلسیں۔

علم دنیا میں ترقی و کامیابی کا ذریعہ:

کوئی شک نہیں کہ دنیا میں ترقی اور کامیابی کا ذریعہ علم ہے۔

روایات کی روشنی میں علم کی فضیلت:

علم حاصل کرو کہ اللہ کے لئے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے اِس میں معروف رہنا تسبیح اور بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے، علم تنہائی کا ساتھی ہے، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غمخوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم جنت کا راستہ ہے۔

4۔ زکوٰۃ (فرضیت، اہمیت، مصارف)

سوال نمبر1: زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کیجئے؟

جواب: زکوٰۃ کا مفہوم:

زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشو نما پانا اور بڑھنا یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رکن ہے۔

زکوٰۃ کی فرضیت:

زکوٰۃ ایک صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

قرآن مجید میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ آیا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی :۔

"اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ"

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو"

سوال نمبر2: زکوٰۃ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھئے؟

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ کی اہمیت اِس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر اِسلام کی تعلیمات دریافت کیں تو آپ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد:

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اُن کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس سے زکوٰۃ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ

www.zahidenotes.com

وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۔ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۔ (التوبہ: 34-35)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر رکھتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو اُس (قیامت کے) دِن اُس سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اُس کے ساتھ اُن کے چہرے، اُن کے پہلو اور اُن کی پشتیں داغی جائیں گی، اور کہا جائے گا یہ وہ خزانہ ہے جو تم اپنے لیے جمع کر کے لائے ہو اَب اِس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے ہو۔"

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہو جاتی ہے اور اِس طرح معاشرے میں نفرت و انتقام کے بجائے ہمدردی و احترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والے کے دِل سے مال کی محبت مِٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا کا جذبہ غالب آ جاتا ہے غریبوں سے ہمدردی ہو جاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 3: قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجئے؟

جواب: مصارفِ زکوٰۃ:

مصارف مصرف کی جمع ہے جس کا معنی ہے خرچ کرنے کی جگہ۔

قرآن کریم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں:۔

ترجمہ: زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکموں میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) جو تاوان بھریں (قرض دار) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔ یہ خدا کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں زکوۃ کے آٹھ مصارف یہ ہیں۔

(1) فقراء	(2) مساکین
(3) عاملین (زکوۃ کے محکمے میں ملازمین)	(4) تالیفِ قلب
(5) رقاب	(6) غارمین (قرض دار)
(7) فی سبیل اللہ	(8) ابن السبیل (مسافر)

زکوۃ ادا کرتے وقت پہلے قریبی رشتے داروں کا خیال رکھا جائے دور کے لوگوں کو بعد میں دی جائے اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں۔ تلاش کر کے ایسے لوگوں کو زکوۃ و صدقات ادا کیے جائیں۔

More Notes by Zahid Notes>>>

2nd year all subjects PDF notes

2nd year all subjects guess new

1st year notes PDF subject wise

English Essays for 2nd year

Letters

Stories

More Notes by Zahid Notes>>>
9th class all subjects PDF notes
10th class notes PDF
9th class chapterwise tests
10th class chapterwise tests
11th class notes
12th class notes

www.zahidenotes.com